شذرات

علمی دُنیا میں یہ خبر بڑی حسرت اور غم سے سُنی جائے گی کہ حال ہی میں سندھ کے و بڑے نامور عالم اور دارالعلوم دیوبند کے فاضل اس فانی دنیا سے انتقال فرماکر شہر ۔شی میں جا پہنچے ۔ ان میں سے ایک تو ہیں علامہ خلیفہ عبدالعزیز باندوی اور دُوسرے ۔لانا عُبیداللہ ولی اللٰہی ۔ ماضی قریب میں لاڑکانہ، سندھ کا علمی اور سیاسی مرکز رہا ہے دونوں بزرگ اسی ضلع سے تعلق رکھتے تھے ۔

مولانا عبدالعزیز صاحب کی ولادت بھانڈہ تحصیل رتو دیرو ضلع لاڑکانہ میں ہوئی ۔ تدائی تعلیم علامہ خادم حسین سے حاصل کی جو استاذ العلماء مولانا نظر محمد صاحب بھنگوی ۔ے مخصوص تلامذہ میں سے تھے ۔ مولانا عبدالعزیز صاحب کو علمی شغف اور تڑپ نے گھر ۔ے قریب رہنے نہ دیا۔ اور وہ استاذ العلماء علامہ عبدالکریم کورائی کی خدمت میں جا پہنچے ۔ ۔د سلیمان ایک مختصر قصبہ ہے جو تحصیل قنبر ضلع لاڑکانہ سندھ میں واقع ہے، جہاں ہندو ۔ں خلافت تحریک کے دوران مولانا السید پیر تراب علی شاہ راشدی کی تحریک اور استاذ ۔لماء مولانا میر محمد صاحب نورنگی کی تائید اور برکت سے ایک بڑی دینی درسگاہ قائم ہوئی ۔ی اور اس کی صدارت کے لیے حضرت علامہ عبدالکریم صاحب سندھی کو منتخب کیا گیا ۔ھا۔ اور اس قریہ کی نسبت سے آپ علامہ کورائی مشہور ہو گئے۔ علامہ کورائی بیک وقت ۔ہت بڑے مفسّر، محدث، فقیہ اور متکلم تھے، علوم عقلیہ میں تو نادرہ روزگار تھے کیونکہ ۔رف ایک واسطہ علامہ محمد اسمٰعیل ابڑائی سندھی سے ان کو مولانا فضل حق خیرآبادی ۔سے تلمذ حاصل تھا۔ آپ کے درس سے جتنے بھی عُلماء اور فضلاء فارغ ہو کر نکلے وہ سب

اس خطہ میں دینی علوم کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ مولانا عبدالعزیز صاحب کی خوش
تھی کہ شروع میں ان کو ایسے علامہ سے پڑھنے کا موقع مل گیا۔کچھ وقت مرحوم نے میرو خا
ضلع لاڑکانہ کی دینی درسگاہ میں حضرت مولانا خوش محمد صاحب کے ہاں تعلیم حاصل
اور پھر پنجاب چلے گئے۔ غالباً ایک سال مولانا عبدالخالق صاحب نڑھالوی سے معقول
کتابیں پڑھ کر دارالعلوم دیوبند پہنچ گئے۔ تین سال متواتر دارالعلوم دیوبند میں پڑھتے ر
اور دورۂ حدیث شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی سے پڑھا۔علمی فراغت کے بعد وطن وا
آکر اپنے گاؤں بھانڈہ تحصیل رتو دیرو میں مدرسہ قائم کیا۔

مرحوم کو شروع سے دینی علوم سے زیادہ شوق رہا۔اس لیے زیادہ تر حدیث کی
پڑھاتے تھے۔ کچھ وقت سندھ کی دوسری درسگاہ مثلاً نصرپور، شاہ پور چاکر اور جو
تحصیل شکارپور میں بھی پڑھاتے رہے۔لیکن اخیر میں رتو دیرو ضلع لاڑکانہ میں ایک
بڑا مدرسہ قائم کیا، جہاں آپ کے سوا اور بھی نامور عالم پڑھاتے تھے۔ مرحوم کو ظاہری
کے ساتھ باطنی علوم سے بھی لگاؤ تھا۔ شروع میں نقشبندی طریقت کے بڑے مر
آغا عمر جان چشموی سے رابطہ قائم کیا اور اس طریقت میں آپ کو خرقۂ خلافت
حاصل ہوا۔ حضرت چشموی کی وفات کے بعد قطب سندھ مولانا حماداللہ ہالیجوی
بیعت ہوئے اور قادری طریقت میں ذکرواذکار کرتے رہے، اس میں بھی آپ کو خلاف
حاصل ہوئی اور زیادہ تر خلیفہ عبدالعزیز کے نام سے مشہور ہوگئے۔مرحوم کو عبادتِ ال
سے بڑا مزا آتا تھا۔ رات کو جب بھی انھیں دیکھا گیا تو عبادت الٰہی میں مصروف
گیا۔لیکن ذکرواذکار اور باطنی ریاضت نے ان کو دینی تعلیم سے غافل نہ بنایا۔ظا
علوم کے شاگردوں کی تعلیم کا بھی برابر خیال کرتے رہے۔ اپنے ساتھ، استاذالعلماء
کورائی کے صاحبزادہ مولانا عبدالغفار صاحب جو کہ الولد سر لابیہ کے مقولہ کے مطا
اپنے والد کے علوم کے امین ہیں، ان کو بھی اپنی درسگاہ میں مدرس رکھا۔ اس لیے د
میں بھی کوئی رخنہ نہ آیا۔

پاکستان سے پہلے مرحوم خلیفہ صاحب کا جمعیۃ العلماء ہند سے تعلق تھا اور پاک